افادات : شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

دینی مدارس و مساجد

اہمیت و ضرورت اور برکات و خدمات

> گذشتہ سال شوال میں دارالعلوم کے فاضل مولانا شاہد کمال کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے سواتی پھاٹک پشاور میں دینی مدرسے کے افتتاح کے موقع پر مختصر خطاب فرمایا جو محفوظ کرلیا گیا تھا اب نذر قارئین ہے

میرے محترم بزرگو! چونکہ وقت بہت مختصر ہے اور میں اس کا اہل بھی نہیں ہوں کہ معروضات پیش کرسکوں ایک تو بیماری ہے علالت ہے کئی سالوں سے جلسوں وغیرہ میں شرکت نہیں کرسکا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسے بزرگوں اور دیندار حضرات نے ملاقات کا موقع فراہم کردیا ہے۔

آپ علم کی، دین کی عزت اور قدر کرنے والے ہیں۔ اللہ نے تمہیں جذبہ ایمانی سے نوازا ہے جس کی برکت سے مجھ جیسے گنہگار کو بھی آپ کے ہاں حاضری کی سعادت عطاء فرمائی۔

محترم دوستو! وقت نہیں کہ کچھ عرض کرسکوں، یہ ایک مسجد اور مدرسہ کی افتتاح کا پروگرام ہے ہم جو اس تقریب میں جمع ہوئے ہیں سب اللہ کے حضور عاجزانہ درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد و مدرسہ کو اپنے انوار و برکات سے مالا مال کردے۔

بھائیو! مسجد کی بنا کی تقریب کی اہمیت اور عنداللہ اس کی محبوبیت کا اندازہ آپ اسی سے لگا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جنت سے دو پتھر بھیجے۔ ایک حجر اسود اور دوسرا مقام ابراہیم، کہ میرے گھر اور میرے مکان کی تعمیر ہو۔ گویا اللہ نے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے جنت سے پتھر نازل فرمائے۔ مسجد و مدرسہ کی تعمیر اللہ کے نزدیک نہایت محبوب اور قابل قدر چیز ہے۔ اس کی تعمیر پہ عالم کا ذرہ ذرہ اور مخلوق کا ہر فرد فخر کرتا ہے۔

بیت اللہ، اللہ کا اولین گھر ہے اور باقی مساجد و مدارس اس کی شاخیں ہیں۔ ہم اسلئے جمع ہوئے ہیں کہ جس طرح اللہ نے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے جنت سے حجر اسود و مقام ابراہیم کو نازل فرمایا ہم بھی اسی طریقہ پر اس کی نقل کرتے ہوئے یہاں اللہ کے گھر کی بنیاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ان انوار و برکات سے مشرف کردے جو وہ اپنے گھر کے خدام پر نازل فرماتا ہے مسجد کی

بنیاد اور تعمیر گو اینٹ پتھر چونا اور مٹی کی ترکیب پر موقوف ہے مگر اللہ کے گھر سے نسبت کے پیش نظر جس طرح حجر اسود اور مقام ابراہیم کو شرافت حاصل ہوگئی عزت حاصل ہوگئی قرب و رضا کا وسیلہ بن گیا جو شخص حجر اسود کے سامنے ہوا ایمان و یقین کے ساتھ اللہ اکبر پڑھا، حجر اسود کو بوسہ دیا تقبیل کیا۔ تو اسکے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں۔ اسے حج مبرور حاصل ہو جاتا ہے۔ حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت دینے کے کسی اور چیز پہ اللہ راضی نہیں ہوتے۔ حج کے بدلے فقر کو دور کر دیتے ہیں مفلسی ختم ہو جاتی ہے یسرت اور تونگری آجاتی ہے۔ آپ دیکھ لیں جن لوگوں کو حج کی سعادت حاصل ہوئی ہے حج سے قبل ان کے ہاں فاقہ تھا، غربت تھی، مسکنت تھی مگر حج کے بعد آسودہ حالی ہے۔

تو یہ تقریب بھی خدا کے گھر کے آباد کرنے اور دین کی خدمت کرنے کی تقریب ہے یقیناً جب اخلاص ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہی انوار و تجلیات نازل فرما دینگے جو وہ بیت اللہ کے خدام و متعلقین پہ نازل فرماتے ہیں۔

یہ پاک مجلس ہے یہ مبارک محفل ہے یہ خدمت و اشاعت دین کا عزم ہے۔ یہ آپ جیسے نیک ارادے رکھنے والوں پاک ہستیوں اور پاکیزہ نفوس کی برکتیں ہیں۔ آج دین محفوظ ہے، قرآن محفوظ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث محفوظ ہیں۔

اسلام باقی ہے تو یہ مساجد اور مدارس اور ان کے خدام کی برکت ہے۔ تعلیم و تعلّم اور درس و تدریس کی برکت ہے۔ آپ جس کام کے کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں یہ ایسے نیک عزائم اور پاکیزہ ارادوں کی برکتیں ہیں۔

اگر آج علما، طلبا اور مساجد و مدارس نہ ہوتے ، روس جیسے ظالم اور جابر طاقتوں کا مقابلہ کون کرسکتا تھا۔ اگر مدارس نہ ہوتے تو علماء نہ ہوتے تو ہمیں بسم اللہ کون سکھلاتا، نماز کس سے سیکھتے، قرآن کون پڑھاتا۔ ماں بہن کی تمیز کیسے ہوتی اور انسانیت کو شرافت کون بخشتا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جب انگریز غالب ہوئے اور مغربی تہذیب کی یلغار نے مسلمانوں کے قومی و ملی ورثہ کو لے بہانے کا رویہ اختیار کیا تو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ان کے مخلص رفقا، نے دیوبند میں ایک دینی مدرسہ "دارالعلوم" کی بنیاد رکھی۔ انار کے درخت کے نیچے، ایک طالب علم، ایک استاد، مدرسہ کا افتتاح ہوگیا، دنیا مسکراتی تھی کہ یہ

کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا انقلاب لائیں گے۔

مگر آج ہم دیکھتے ہیں جہاں جاؤ گے دار العلوم دیوبند کے فضلاء یا ان کے تلامذہ کا فیض پاؤ گے۔ ہر گلی کوچہ میں آپ کو کلمہ گو ملیں گے جو علماء دیوبند کے عقیدتمند ہوں گے ہمارے اکابر نے سستی نہیں کی غفلت سے کام نہیں لیا۔ ہر موقع اور ہر وقت قدم اٹھایا اور آج اللہ کریم نے ان کی ہمت و محنت قبول کر لی۔

اگر دار العلوم دیوبند کا مدرسہ قائم نہ ہوا ہوتا۔ علماء دیوبند کے دینی و قومی اور ملکی و ملی خدمات نہ ہوتے۔ اس ملک میں دین اسلام کا حقیقی حلیہ بھی موجود نہ ہوتا۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں بھی اکابر علماء دیوبند کے تلامذہ نے دار العلوم دیوبند کے نقشہ کے مطابق دینی مدارس قائم کیے۔ اور آج تک الحمد للہ جوں کا توں اسلام باقی ہے اور دین کی خدمت ہو رہی ہے۔

آج ہمارا ملک محفوظ ہے، ہماری اسلامی اور تاریخی روایات محفوظ ہیں۔ یہ سب دینی مدارس اور اکابر علماء دیوبند کی برکتیں ہیں۔

آپ کا یہ مدرسہ جس کی آپ آج بنیاد رکھ رہے ہیں یہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ حدیث کا مضمون ہے جو اللہ کا گھر بناتا ہے، مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں شاندار محل عطاء فرماتے ہیں۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے جس نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی اللہ کی مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا اس کے لئے بھی بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ کی بشارت ہے۔

خدا تعالیٰ سب کو اپنی رضا سے نوازے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت و اشاعت دین کے مواقع فراہم فرمائے۔

مؤتمر المصنفین کی پہلی پیشکش

دعوات حق جلد اول

از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

[illegible]

مؤتمر المصنفین : دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک